روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۸۴ ہفتہ - ۱۱- ربیع الاول - ۱۴۱۵ھ، ۲۰- ظہور ۱۳۷۳ ہش، ۲۰- اگست ۱۹۹۴ء

مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو

تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کیلئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو، گو وہ گالی دیتا ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۴ء سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اختتامی خطاب

آج خدائی خبروں کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے

خدا وہ دن جلد لائے گا جب ایک دن میں ۱۰ لاکھ احمدی ہونگے

دنیا کے کونے کونے سے محبتوں کی بارش. کا روح پرور اور ایمان افروز نظارہ

اختتامی خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

لندن: ۳۱- جولائی ۱۹۹۴ء- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ ۱۹۹۴ء کے آخری روز اختتامی خطاب میں کسوف و خسوف کے نشان پر تفصیلی روشنی ڈالی اور احمدیت کے مستقبل کے بارے میں بہت اہم تصریحات فرمائیں۔

آخری روز اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم عبدالمومن طاہر نے کی اور اس کا ترجمہ سنایا۔ بعد ازاں دو بنگالی بھائیوں سید صلاح الدین طارق اور سید محی الدین زبیر نے حضرت بانی سلسلہ کا منظوم کلام ترنم سے سنایا۔ اس کے بعد حضرت صاحب کے تازہ منظوم کلام کا دوسرا حصہ بعنوان آمد امام کا مگار مکرم محمد الیاس صاحب نے ترنم سے سنایا۔

حضرت صاحب کا خطاب پاکستان کے وقت کے مطابق رات ۹ بجے شروع ہو کر ۱۲ بجے رات تک جاری رہا اپنے خطاب کے آغاز میں حضرت صاحب نے کسوف و خسوف کے نشان کے بارے میں تفصیلا" ذکر فرمایا اور اس مسئلے کے تمام پہلو کھول کے بیان فرمائے اور اس پر کئے جانے والے اعتراضات کا کافی و شافی جواب عطا فرمایا۔

حضرت صاحب نے فرمایا آج ۱۹۹۴ء ہے۔ میں نے چاہا کہ میں آج سے سو سال قبل ۱۸۹۴ء میں حضرت بانی سلسلہ کو ملنے والی خدائی خبروں کا مطالعہ کروں۔ تذکرہ میں لکھا ہے کہ ۱۸۹۴ء کی خدائی خبروں کی کاپی گم ہو گئی اور باوجود کوشش کے نہ ملی۔ اللہ کا عجیب تصرف ہے کہ قادیان سے وہ گم شدہ کاپی اسی سال ملی ہے۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے ۱۸۹۴ء کی حضرت بانی سلسلہ کی خدائی خبریں سنائیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا پس آج آپ گواہ ٹھہریں کہ آج ان خدائی خبروں کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ کو ملنے والی ان جلالی خبروں کی تاریخیں اگست اور ستمبر ۱۸۹۴ء کی ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں ان دعاؤں کی طرف جماعت کو متوجہ کرتا ہوں۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ جو تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں یہ ان کے لئے ہیں جنہوں نے صبر کیا۔ پس دعائیں کریں اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ یہ خدا کے منہ کی باتیں ہیں یہ کبھی تبدیل نہ ہوں گی۔ پورے یقین سے اپنی راہ پر قائم رہیں۔ اللہ ضرور بگڑے دلوں کو جماعت احمدیہ کے حق میں تبدیل فرمائے گا۔ چند سال پہلے کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ایک دن میں ۴ لاکھ احمدی بیعت کریں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا آج آپ خوشخبریوں کے گواہ بنائے گئے ہیں۔ آپ پر لازم ہے کہ دنیا کو حق کا پیغام دیں۔ خدا کرے وہ دن بھی جلد آئے جب ایک دن میں ۱۰ لاکھ افراد احمدیت میں شامل ہوں۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہم جس دور میں زندہ ہیں تاریخ میں کم کم ایسی قومیں ہیں جو ایسے زندہ دور میں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ اپنا سب کچھ اس طرح خدمت دین کے لئے جھونک دیں جس طرح آپ نے جھونک دیا۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے جتنی دفعہ بھی آپ کو بلایا۔ آپ نے دیوانہ وار لبیک کہا۔ کبھی آج تک مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں ہوا۔ آپ نے ہمیشہ احمدیت اور امامت سے وفا کی۔ خدا آپ سے وفا کرے گا۔ خدا کرے آپ کبھی غم نہ دیکھیں آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں آپ کے سینے ٹھنڈے ہوں۔

اسیران راہِ مولا سے ملاقات

حضرت صاحب نے فرمایا آخری دعا سے پہلے میں ان اسیران راہِ مولا سے ملوں گا جنہوں نے بڑا لمبا عرصہ دکھ اٹھائے ان میں سے تین بنفس نفیس ہم میں موجود ہیں۔ میری خواہش تھی کہ چاروں یہاں ہوتے مگر الیاس منیر صاحب جلسے کے آخری دن تک نہیں پہنچ سکے۔ ہم اللہ کی رضا پر راضی ہیں۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے باری باری تمام اسیران راہِ مولا کو اشکبار آنکھوں کے ساتھ گلے سے لگایا۔ سب سے پہلے مکرم حاذق

باقی صفحہ ۷ پر

فضل عمر ہسپتال کے ایک ڈاکٹر کی نمایاں کامیابی

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ میڈیسن کے ڈاکٹر علیم الدین صاحب نے پہلی کوشش میں F.C.P.S پارٹ ون کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ گزشتہ ڈیڑھ سال کے قلیل عرصہ میں فضل عمر ہسپتال ربوہ سے یہ اعزاز حاصل کرنے والے پانچویں ڈاکٹر ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مکرم ڈاکٹر صاحب کو آئندہ زندگی میں مزید کامیابیوں اور ترقیات سے نوازے

مدرسۃ الحفظ / عائشہ دینیات کلاس

○ مدرسۃ الحفظ اور عائشہ دینیات کلاسز موسمی تعطیلات کے بعد ۱۶- اگست سے کھل گئے ہیں۔ طالبات سابقہ وقت کے مطابق حاضر ہو جائیں۔ نیز عائشہ دینیات کلاس میں سال اول کا داخلہ بھی ہو گا جو ۲۲- اگست تک جاری رہے گا۔ اس کلاس میں میٹرک، ایف۔ اے اور بی۔ اے پاس طالبات داخلہ کی مجاز ہیں۔ نصاب اور جملہ معلومات داخلہ کے وقت فراہم کر دی جائیں گی البتہ طالبات قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا شروع کر دیں۔

پرنسپل عائشہ دینیات کلاس

اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو

تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۰- ظہور ۱۳۷۳ ہش ۲۰- اگست ۱۹۹۴ء

حضرت حکیم خورشید احمد صاحب

حضرت حکیم خورشید احمد صاحب۔ صدر عمومی ربوہ اور مالک خورشید یونانی دواخانہ ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے ہیں۔ دل کا عارضہ تو انہیں دیر سے تھا لیکن مصروفیات ایک ذرہ بھر پتہ نہیں چلنے دیتی تھیں کہ انہیں دل کا عارضہ ہے یا وہ دل کے عارضہ کی وجہ سے اپنی کوئی بھی مصروفیت کسی اور وقت کے لئے اٹھا رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کی نیکیوں کو دنیا میں جاری و ساری رکھے تاکہ انہیں بھی ثواب ملتا رہے اور ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کو بھی زندگی مفید سے مفید تر اور نفع رساں بنانے کی توفیق ملتی رہے۔

حضرت حکیم صاحب علم حدیث کے بہت بڑے ماہر تھے انہوں نے جماعت میں بھی علماء سے علم حاصل کیا اور جماعت سے باہر بھی بڑے بڑے علماء کے سامنے زانوئے ادب تہ کیا اور علم کے سمندر میں غوطے لگا کر انمول موتی نکالے۔

علم طب بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی ایک عطا تھی۔ ہاتھ میں شفا تھی اور دل میں ہمدردی اور محبت۔ زبان میں مٹھاس اور طرز گفتگو میں چاشنی۔ جب دیکھا نہایت سنجیدگی کے ساتھ نرم لہجے میں دردمند گفتگو کرتے پایا۔ لیکن بایں ہمہ ایک ہمہ تن صاحب ایمان کی طرح بڑی سے بڑی چٹان سے لڑ جاتے تھے۔ ٹکرا جاتے تھے۔ راقم السطور نے ان کی اپنی زبان سے ایسی باتیں سنیں کہ حکمرانوں سے کس طرح ٹکر لینے کا موقع ملا اور کس طرح پر زور خطابت اور پر حکمت کلمات سے کامیابی حاصل کی۔ صدر عمومی ایک مشکل عہدہ ہے اور مخدوش حالات میں تو یہ کانٹوں کی سیج ہے۔ ربوہ پر گرنے والی ہر آفت کے لئے صدر عمومی ہی کو سب سے پہلے سینہ سپر ہونا پڑتا ہے۔ اور وہ ہر وقت سینہ سپر رہتے تھے۔ ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے ہیں) نے جو کچھ حضرت حکیم صاحب کے متعلق فرمایا وہ آب زر سے لکھنے کے لائق ہے۔ الفضل میں حضرت صاحب کے ارشادات شائع کئے جا چکے ہیں۔ ان سے بڑھ کر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ سوائے اس کے کہ ان کی زندگی کے واقعات بیان کئے جائیں۔

راقم السطور کو حضرت حکیم صاحب کی نوجوانی کے ایام سے واقفیت تھی۔ قادیان میں ہم دونوں ایک دوسرے کو جانتے تھے۔ ہم نے اس نوجوانی میں بھی انہیں نہایت سنجیدہ پایا۔ اور ہر وقت نصیحت کے پیرایہ میں بات کرنے کے عادی۔ یہ عادت ساری عمر ان کے ساتھ رہی۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی ہر بات نصیحت ہوتی تھی۔

واقعات کے سلسلہ میں ان کے متعلق بہت کچھ لکھا جائے گا۔ اور لکھا جاتا رہے گا۔ وہ ایک ایسا وجود تھے جو ہر ملنے والے پر نیک اثر چھوڑتے تھے۔

وہ ان لوگوں میں سے تھے جو دنیا میں کم کم آتے ہیں۔ لیکن جب آتے ہیں تو اپنی یادگاریں چھوڑ جاتے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت حکیم صاحب کو غریق رحمت کرے

زندگی مجموعۂ برکاتِ ربانی رہی
موت سے ان برکتوں میں لگ گئے ہیں چار چاند
اپنے آغوشِ محبت میں بٹھا لے اے خدا
روشنی خورشید کی ہرگز نہ ہونے پائے ماند

ابوالاقبال

میدانِ حشر کے تصوّر میں

نہ روک راہ میں مولا! شتاب جانے دے
کھلا تو ہے تری "جنت" کا "باب" جانے دے

مجھے تو دامنِ رحمت میں ڈھانپ لے یُونہی
حساب مجھ سے نہ لے "بے حساب" جانے دے

سوال مجھ سے نہ کر اے مرے سمیع و بصیر
جواب مانگ نہ اے "لاجواب" جانے دے

مرے گُنہ تری بخشش سے بڑھ نہیں سکتے
ترے نثار حِساب و کتاب جانے دے

تجھے قسم ترے "ستّار" نام کی پیارے
بروئے حشر سوال و جواب جانے دے

بُلا قریب کہ یہ "خاک" پاک ہو جائے
نہ کر یہاں مری مٹّی خراب جانے دے

رفیقِ جاں مرے۔ یارِ وفا شعار مرے
یہ آج پردہ دری کیسی؟ پردہ دار مرے

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

ماں باپ سے احسان یہ اجازت نہیں دیتا کہ کسی اور سے ناانصافی کرو

ماں باپ کے احسان کے نام پر بعض دفعہ بچے ماں باپ کی طرف جھک جاتے ہیں مگر ان کو یہ یاد نہیں رہتا کہ اللہ تعالیٰ نے احسان کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اور احسان ناانصافی پر مبنی نہیں ہو سکتا۔ اس راز کو سمجھیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ماں باپ سے احسان کرو۔ لیکن ماں باپ سے احسان یہ اجازت نہیں دیتا کہ کسی اور سے ناانصافی کرو۔ کیونکہ کوئی احسان ناانصافی کی بنیاد پر قائم نہیں ہو سکتا۔ اگر بیوی سے ناانصافی کی بنیاد پر ماں باپ کا احسان قائم ہوتا ہے تو اس آیت کریمہ کے مضمون کو جھٹلانے کے بعد رد کرنے کے بعد ایسا ہو سکتا ہے اس کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

یاد رکھیں احسان اور عدل کا یہ جو تعلق ہے یہ قرآن کریم نے بارہا کھولا ہے۔ اور تمام تعلیمات میں یہ تعلق بہت نمایاں ہو کر دکھائی دیتا ہے (-) اللہ تعالیٰ پہلے عدل کا حکم دیتا ہے پھر احسان کا حکم دیتا ہے۔ جس نے عدل نہیں کیا اس نے احسان نہیں کیا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

بی اے شیخ

رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت مولوی محمد حسین صاحب (سبز پگڑی والے)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

"گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے"

سو اسی قانون قدرت کے تحت آخر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق اور میدان دعوت الی اللہ کے کامیاب مجاہد حضرت مولوی محمد حسین اس ناپائیدار دنیا میں تقریباً ۱۰۲ سال گذار کر مورخہ ۹۴-۶-۱۹ کو اسلام آباد میں رات ساڑھے دس بجے اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضرت مولوی صاحب ایک مستجاب الدعا، ہنس مکھ، نرم دل اور ایک درویش صفت بزرگ تھے۔ آپ کی ساری زندگی نہایت سادگی میں گذری۔ اپنی ذات، اہل و عیال بیاہ شادی اور دنیا کے تمام امور میں آپ نے درویشانہ طریق اختیار کئے رکھا اور دنیا کی رعنائیوں سے کبھی آپ متاثر نہیں ہوئے۔

آپ یکم جنوری ۱۸۹۳ء کو تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشاد پر جب مدرسہ احمدیہ کا اجراء ہوا تو سب سے پہلی کلاس میں تین بچے داخل ہوئے تھے جن میں ایک آپ دوسرے مولوی رحمت علی صاحب اور تیسرے حافظ عبیداللہ صاحب تھے۔ آپ نے تین کلاس پاس کر کے بوجوہ سکول چھوڑ دیا۔

آپ اکثر حضرت بانی سلسلہ کی مجالس میں حاضر ہوتے باتیں سنتے بیعت کے مواقع پر بیعت میں شامل ہوتے۔ کھانے کے وقت مہمانوں کو پانی پلاتے اور کبھی کبھی حضرت صاحب کے ساتھ سیر کو بھی جاتے۔ سکول چھوڑنے کے کچھ عرصہ بعد آپ نے لوہے کے سامان از قسم چھریاں، تالے، لیمپ وغیرہ کی دوکان کھول لی۔

دوکانداری کے دوران آپ کو حضرت بانی سلسلہ کی دعا کا وہ خزانہ ہاتھ لگ گیا جس نے آپ کے لئے دینی و دنیاوی ترقیات کے دروازے کھول دیئے۔ اس بارہ میں حضرت مولوی صاحب یوں بیان فرماتے ہیں کہ:-

ایک دن صبح صبح ابھی میں نے دوکان کھولی ہی تھی کہ حضرت بانی سلسلہ کی ایک خادمہ جس کو دادی دادی کہتے تھے دوکان پر آئی اور کہنے لگی کہ "وے منڈیا" یعنی اے لڑکے حضرت جی (اس زمانہ میں حضرت بانی سلسلہ کو حضرت جی کہتے تھے) کی کتابوں کے صندوقوں کی چابیوں کا گچھا گم ہو گیا ہے حضرت جی کو کتابوں کی ضرورت ہے تم جا کر ان صندوقوں کے تالے کھول دو۔ میں ایک تھوا لے کر خادمہ کے ساتھ آپ کے گھر پہنچا۔ حضرت صاحب نے وہ صندوق جو تعداد میں سات تھے اور برآمدے میں رکھے ہوئے تھے دکھائے۔ حضرت صاحب آگے آگے چل کر صندوق دکھا کر فرما رہے تھے یہ کھولنا ہے یہ کھولنا ہے میں پیچھے پیچھے صندوق کھولتا جاتا تھا اور تمام تالے اپنے ہاتھ میں ہی رکھتا جاتا تھا۔ جب سارے تالے کھلے ہوئے آپ نے دیکھے تو آپ حیران ہوئے اور فرمایا کہ یہ بھی عجیب فن ہے ہم حیران تھے کہ اب یہ کیسے کھلیں گے۔ پھر فرمایا کہ ان تالوں کی چابیاں بن سکتی ہیں میرے عرض کرنے پر کہ بن سکتی ہیں آپ نے فرمایا کہ پھر بنا دو۔ پھر پوچھا کہ کب تک بن جائیں گی میں نے عرض کیا کہ کل صبح نو بجے تک بن جائیں گی۔ دوسرے دن خاکسار نئی چابیاں بنا کر اور تالوں کو اچھی طرح صاف کر کے صبح نو بجے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا میرے بروقت پہنچنے پر آپ نے فرمایا کہ وعدہ ہو تو ایسا ہو۔ پھر تالے دیکھ کر خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا کہ یہ تو بالکل نئے ہو گئے۔ پھر آپ نے خاکسار کو ایک روپیہ دیا لیکن خاکسار نے عرض کیا کہ مجھے روپیہ نہیں چاہئے مجھے تو صرف آپ کی دعا کی ضرورت ہے آپ نے دوبارہ مجھے وہ روپیہ دینا چاہا اور اماں جان نے بھی فرمایا کہ جب حضرت دیتے ہیں تو لے لو۔ مگر میں نے پھر یہی عرض کیا کہ مجھے آپ کی دعا چاہئے۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ یہ روپیہ لے لیں ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم آپ کے لئے ضرور دعا کریں گے۔

چنانچہ یہ حضرت صاحب کی ہی دعا کا فیض تھا کہ آپ معمولی تعلیم رکھنے کے باوجود دعوت الی اللہ کے میدان میں نہایت کامیاب مجاہد ثابت ہوئے۔ آپ نے بے شمار کامیاب مناظرے، مباحثے اور تقاریر کیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت بانی سلسلہ کی مذکورہ بالا دعا کی طفیل صحت و سلامتی سے بھی نوازا تھا۔ جہاں آپ اچھے صحت مند تھے وہاں آپ کو اللہ تعالیٰ نے جسمانی لحاظ سے دو چیزیں بطور خاص عطاء فرمائی تھیں جو آخر دم وفات تک آپ کو حاصل رہیں ایک آپ کو اچھی نظر عطاء ہوئی تھی آپ آخر دم تک بغیر عینک کے اخبار اور خطوط پڑھ لیتے تھے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کی مذکورہ بالا دعا کے طفیل آپ کو بہترین حافظہ سے نوازا تھا۔ آپ کو ملنے جلنے والے بڑے چھوٹے اکثر جانتے ہیں کہ آپ اپنی زندگی کے حالات جو ۸۵-۸۰ سال پر پھیلے ہوئے تھے اس طرح بیان فرماتے تھے کہ جیسے کل کی بات ہو۔ اگر آپ کسی واقعہ کو دس مرتبہ بھی سناتے تو ممکن نہ تھا کہ واقعہ میں ذرہ برابر فرق آئے۔ لوگوں اور مقام کے نام سنہ وغیرہ میں کوئی فرق نہیں آتا تھا۔ وفات سے چند دن قبل تک ۸۰ سالہ واقعات بیان فرماتے رہے۔

آپ نے اپنی تمام زندگی صرف اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور ہر موقعہ پر ہر کام کے لئے خواہ دنیاوی ہوتا یا دینی دعا سے کام لیا۔ خاص طور پر دعوت الی اللہ کے میدان میں آپ نے دعا کو ہی ذریعہ بنایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو دعوت الی اللہ کے میدان میں دعا کے نتیجہ میں بارہا ایسے جوابات خود بخود زبان پر جاری کئے کہ بقول مولوی صاحب کے میں حیران ہو گیا۔

چنانچہ آپ مربیان کے ریفریشر کورسز کے مواقع پر مربیان کو یا جامعہ احمدیہ کے طلباء کو جب بھی خطاب فرماتے یا عام لوگوں کو نصائح فرماتے تو دعا پر بہت زور دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہم نے ہر میدان میں دعا کے ذریعہ ہی کامیابی حاصل کی ہے اس کے بغیر کچھ نہیں۔

آپ دل کے بہت حلیم تھے دعا کے لئے آنے والے لوگ جب اپنی عجیب عجیب تکالیف اور پریشانیاں بیان کرتے یا خطوط میں بیان کرتے تو آپ بہت افسوس اور دکھ کا اظہار فرماتے اور ساتھ ساتھ دعا کرتے جاتے۔ لوگوں کا گلی کوچوں میں پھر کر چیزیں فروخت کرنا ایک عام بات ہے اور کاروبار کا حصہ ہے۔ مگر سخت گرمیوں میں جب کوئی چھابڑی والا گلی میں کچھ بیچنے آتا تو اکثر فرماتے کہ بیچارہ سخت گرمی میں پھر رہا ہے اور اس سے کچھ نہ کچھ سودا ضرور خرید لیتے۔

دعوت الی اللہ کا آپ کو بچپن سے ہی بڑا شوق تھا آپ فرماتے تھے کہ میں نے ۱۶ سال کی عمر سے اپنے طور پر دعوت الی اللہ کرنی شروع کی پھر شروع ۱۹۲۳ء سے باقاعدہ اصلاح و ارشاد کے تحت یہ کام کرنا شروع کیا اور آخر دم تک یہ فریضہ آپ نہایت خوش اسلوبی سے ادا فرماتے رہے۔

حضرت مولوی صاحب دعوت الی اللہ کے مواقع پر دینی علم کے ساتھ بڑی حکمت سے کام لیتے تھے دوران گفتگو آپ کو کبھی غصہ نہیں آتا تھا خواہ مخالف کتنی ہی بد اخلاقی و بد زبانی کا مظاہرہ کرتا۔ سخت مخالفتوں اور نامساعد حالات میں بھی بڑی ہمت اور حوصلہ سے اپنا کام کئے جاتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی ہر میدان میں آپ کو کامیابی عطاء فرمائی۔ کشمیر کے علاقہ بھدرواہ میں مقیم ایک مربی صاحب نے رپورٹ کی کہ یہاں آئے ہوئے مجھے ڈیڑھ دو سال ہو گئے ہیں کسی نے میرے سلام کا بھی جواب نہیں دیا جب یہ رپورٹ حضرت صاحب کے پاس پہنچی تو آپ نے ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کو فرمایا کہ اس کو فوراً واپس بلائیں اور ساتھ ہی حکم دیا کہ مولوی محمد حسین صاحب کہاں ہیں ان کو وہاں بھجوایا جائے۔ حضرت مولوی صاحب فرماتے تھے کہ حکم ملتے ہی میں اپنا سامان اور حالات کے پیش نظر کچھ بھنے ہوئے چنے وغیرہ لے کر بھدرواہ پہنچ گیا۔ اور ایک چوبارہ جو دوکان کے اوپر تھا۔ ایک روپیہ ماہوار کرایہ پر لے لیا۔ وہاں شدید مخالفت تھی میرے پہنچتے ہی بازار میں یہ اعلان کرایا گیا کہ یہاں ایک قادیانی مولوی آگیا ہے اس سے کوئی لین دین نہ کرے جو کریگا اس کا بائیکاٹ کیا جائے گا۔ اور پھر مخالفوں نے میٹنگ کر کے فیصلہ کیا کہ آپ کو قتل کر دیا جائے اس غرض کے لئے ایک شخص عبدالرحمان خان نامی کو مقرر کیا یہ لمبی داستان ہے بہرحال آپ نے اپنا کام شروع کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند دنوں میں سب سے پہلا پھل جو سلسلہ کو ملا وہ وہی شخص تھا جس کو مولوی صاحب کے قتل کرنے پر مامور کیا تھا یعنی عبدالرحمن خان صاحب۔ اور دو ماہ کے اندر چار اور احباب نے بیعت کی۔ مکرم عبدالرحمن خان صاحب وہاں کے صدر رہے ہیں غالباً اب بھی صدر ہیں۔ جب حضرت صاحب کو رپورٹ پہنچی تو حضرت صاحب نے بہت خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے مربیان کو اس طرح کام کرنا چاہئے اور ایک موقعہ پر فرمایا کہ دعوت الی اللہ کرنا ان سے سیکھنا چاہئے۔

ملکانہ میں شدھی کی تحریک کے دوران ایک گاؤں کے نمبردار نے ہندوؤں سے اڑھائی ہزار روپیہ کے عوض تمام گاؤں کے لوگوں کے ساتھ ہندو ہونے کا وعدہ کر لیا اور شدھ ہونے کی تاریخ بھی مقرر ہو گئی۔ جب حضرت مولوی محمد حسین صاحب کو اس بات کا علم ہوا تو آپ فوراً وہاں پہنچے اور نمبردار کو ہر طریقہ سے بہت سمجھایا مگر چونکہ اس نے ہندوؤں سے روپیہ لیا ہوا تھا اور دین سے بے بہرہ تھا وہ نہ مانا پھر علاقہ کے بڑے بڑے بارسوخ لوگوں کو ساتھ لے جا کر بھی سمجھایا مگر وہ نہ سمجھا۔ وہ لوگ بھی کہنے لگے کہ یہ جہنم میں جاتا ہے تو جانے دو۔

مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ جب وہ کسی طرح نہ مانا تو یہ شعر پڑھ کر میں وہاں سے چلا آیا۔

ہم تو اپنا حق دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھے تو سمجھائے گا خدا

مولوی صاحب فرماتے تھے میری طبیعت میں بڑا اضطراب تھا راستہ میں گنے کے کھیت

باقی صفحہ ۴ پر

ہفت روزہ لاہور کا ایک اداریہ .... بشکریہ لاہور

جھوٹ کی اشاعت

ہم ان دنوں فروغِ دروغ اور اشاعتِ کذب کے دور میں سے گذر رہے ہیں جن میں شرفائے وطن کی پگڑیاں اچھالتے اچھالتے اب ہمارے کثیر الاشاعت جریدوں نے اپنے ہمعصروں اور ہم پیشہ اداروں کے بھی لتے لینے اور ان کی عزت و شہرت پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا ہے۔ پولیس کی طرح اب ان کے بھی ہر شہر میں ٹاؤٹ ہیں جو اپنے مخالفین و معتوبین کے خلاف جھوٹی خبریں گھڑ کر ان کے نامہ نگاروں کو تھما دیتے ہیں جنہیں خدمت دین کے جوش میں آخرت میں سرخرو ہونے کی غرض سے جُوں کی تُوں اپنے کالموں کی زینت بنا دیا جاتا ہے۔

یقین نہ آئے تو صوبائی دارالحکومت سے شائع ہونے والے اردو کے کثیر الاشاعت روزناموں کی ۲۰۔ جولائی ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں شائع ہونے والی ایک ہی موضوع و مفہوم کی دو خبریں ملاحظہ فرمائیں۔

(افسوس کہ اس وقت سامنے یہی دو جریدے ہیں گو بزعم خویش اس کار ثواب میں بقدر ظرف و استعداد ان کے بعض اور ہمعصروں نے بھی حصہ لیا ہے)

روزنامہ "الفضل" کی اشاعت پر پابندی لگادی گئی

چنیوٹ (نامہ نگار) محکمہ داخلہ پنجاب نے قادیانی ترجمان روزنامہ "الفضل" کی اشاعت پر پابندی لگا دی ہے۔ تفصیلات کے مطابق مولوی اللہ یار ارشد (رہنما مجلس ختم نبوت) نے حکومت پنجاب کو ایک درخواست دی تھی کہ روزنامہ "الفضل" آئین کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ اور ایسا مواد شائع کر رہا ہے جو "امتناع قادیانیت آرڈی نینس" کی زد میں آتا ہے۔ اس سلسلہ میں روزنامے کے خلاف ۵۰ سے زیادہ مقدمات درج ہیں جن میں سے ۳۰ سے زیادہ مقدمات کی مدعی خود حکومت ہے۔ مولانا کی درخواست کے بعد مجسٹریٹ (ربوہ) نے تحقیقات کی اور درخواست کو حقیقت پر مبنی پاکر رپورٹ کردی جس کے بعد حکومت نے ڈپٹی کمشنر ضلع جھنگ کو پابندی لگانے کا حکم دے دیا ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۰ جولائی ۱۹۹۴ء)

اور اب ملاحظہ فرمایئے اس کے ایک اور کثیر الاشاعت ہمعصر جریدے "جنگ" کی اسی واردات کے متعلق خبر:-

قادیانیوں کا روزنامہ "الفضل" بند کرنے کے احکامات جاری کردیئے گئے

چنیوٹ (نامہ نگار) ہوم سیکرٹری پنجاب نے قادیانیوں کے ترجمان روزنامہ "الفضل" کو بند کرنے کے احکامات جاری کر دیئے۔ بندش متعلقہ ترجمان کی مسلسل "امتناع قادیانیت آرڈی نینس" کی خلاف ورزیوں کے پیش نظر کی گئی ہے قادیانیوں کا ترجمان روزنامہ "الفضل" مسلسل امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی خلاف ورزیاں کر رہا تھا۔ تاہم اللہ یار ارشد نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ہوم سیکرٹری پنجاب نے قادیانیوں کے ترجمان کو فوراً بند کر دینے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں اور ڈپٹی کمشنر جھنگ کو ہدایت کی ہے کہ روزنامہ "الفضل" کے دفاتر سیل کر کے اس کی اشاعت پر پابندی لگادی جائے۔

(جنگ ۲۰۔ جولائی ۱۹۹۴ء)

ملاحظہ فرمایا آپ نے کس طرح بنتی ہیں خواہشوں کی خبریں لاریب تعصب اور لالچ حق و صداقت کے دشمن ہیں۔

صوبائی شعبہ داخلہ کا دفتر لاہور میں ہے جس سے اس خبر کی صداقت کے بارے میں معلوم کیا جا سکتا تھا۔

صوبائی محکمہ تعلقات عامہ کا دفتر لاہور میں ہے جو اس کی توثیق کا مجاز تھا۔

ڈپٹی کمشنر جھنگ سے براہ راست استصواب کوئی پابندی نہیں لیکن چونکہ یہ خبر "مجلس ختم نبوت" کے ایک جاہل رہنما نے گھڑی تھی اس لئے ان دونوں کثیر الاشاعت جریدوں نے کسی قسم کی توثیق و تصدیق کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ نہ کسی کا دھیان اس طرف ہی گیا کہ جب بقول اللہ یار ارشد ۵۰ میں سے ۳۰ مقدمات روزنامہ مذکور کے خلاف حکومت نے پہلے ہی درج کرا رکھے ہیں۔ جن میں عدالت نے اب تک اسے مجرم قرار نہیں دیا تو اللہ یار ارشد کون ہوتا ہے ڈپٹی کمشنر جھنگ کو ہوم ڈیپارٹمنٹ سے یہ حکم دلانے والا کہ "الفضل" کے دفاتر سیل کر دیئے جائیں اور اس کی اشاعت پر پابندی لگادی جائے۔

آخر اس ملک میں ایک حکومت ہے اس ملک کا ایک آئین ہے جس کے تحت بنائے گئے قوانین کی رو سے ہر الزام اور الزام تراشی کی تحقیق و تصدیق کے لئے ایک معین ضابطہ کار اور عدالتیں موجود ہیں۔ مگر ان دونوں نام نہاد کثیر الاشاعت جریدوں نے اپنے ایک ہمعصر و ہم پیشہ ادارے کی عزت و شہرت پر اپنے تعصب کی کیچڑ اچھالنے میں ذرا تأمل سے کام نہیں لیا۔ ذرا قباحت محسوس نہیں کی اور نہ یہ دیکھنے کے بعد ہی کہ برصغیر کا متذکرہ سب سے پرانا اخبار "الفضل" تو بدستور اپنی روایتی آب و تاب سے شائع ہو رہا ہے۔ کسی

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ صفحہ ۳

میں جا کر دیر تک سجدہ میں بہت دعا کی۔ رات کو گھر پہنچا اس تکلیف سے کھانا بھی نہ کھایا اور سو گیا۔ آدھی رات ہوئی تو کسی نے مجھے روتے ہوئے اور کانپتے ہوئے جگایا اور کہنے لگا کہ مولوی صاحب مجھے معاف کردیں۔ چونکہ اندھیرا تھا میں نے پوچھا آپ کون ہیں کہنے لگا میں لعل خان نمبردار ہوں میں بہت حیران ہوا اور پھر اس سے پوچھا کہ اس وقت کیسے آئے ہو۔ کہنے لگا کہ جب آپ شعر پڑھ کر مڑے تو میرے دل میں سخت گھبراہٹ ہوئی اسی گھبراہٹ میں میں باہر نکل گیا واپس آکر بغیر کھانا کھائے سو گیا کچھ دیر بعد میں نے دیکھا کہ ایک بڑا قد آور نوجوان جس کی آنکھیں موٹی اور سرخ تھیں میرے سرہانے آکر کھڑا ہو گیا اور اپنے پیر سے جوتا جو ڈیڑھ دو فٹ لمبا تھا اتارا اور کہا کہ او جہنم کی تیاری کرنے والے تیرے پاس خدا کا ایک بندہ تجھے جہنم سے بچانے آیا تھا مگر تو نے اسے روتے ہوئے لوٹا دیا۔ اب میں تیری خبر لینے آیا ہوں اور یہ کہہ کر اس نے تین چار جوتے میرے سر پر رسید کر دیئے جن کو میں برداشت نہ کر سکا میں نے کہا کہ مجھے معاف کر دو میں مولوی صاحب کا کہا مانوں گا۔ اس پر اس نے کہا کہ ابھی جا کر معافی مانگ ورنہ اس جوتے سے تیری جان نکال دوں گا اس پر میری آنکھ کھل گئی نمبردار کے لوٹ آنے سے آپ کو بڑی خوشی ہوئی۔

حضرت مولوی صاحب حضرت بانی سلسلہ کی دعا کی برکت سے بعض اوقات دعا کے ذریعے پانی پر دم کر کے مریضوں کا شافی علاج بھی کرتے تھے یہ طریق علاج آپ کی دعوت الی اللہ کی مساعی میں بہت ممد ثابت ہوا چنانچہ آپ نے اس کو بھی دعوت الی اللہ کا ذریعہ بنایا اور اس کے بہت اعلیٰ نتائج برآمد ہوئے۔ ایک مرتبہ ملکانہ میں ہی ایک ہندو نوجوان لڑکا پیٹ میں شدید درد کی وجہ سے تڑپ رہا تھا لڑکے کے عزیز رشتہ دار تمام جگہوں سے مایوس ہو کر بعض مقامی لوگوں کے کہنے پر لڑکے کو مولوی صاحب کے پاس لائے۔ یہ موقعہ آپ نے دعوت الی اللہ کے لئے مناسب خیال کرتے ہوئے ان لوگوں سے کہا کہ اب پنڈتوں کو بلاؤ وہ آکر وید کی کرامت دکھائیں اور اپنی روحانیت کے اثر سے اس بچہ کا علاج کریں اگر اب آریہ پنڈت بھاگ گئے تو جھوٹے ہوں گے میں خدا کے فضل سے قرآن کریم سے اس کا علاج کرونگا۔ مگر آریہ مقابلہ پر نہ آئے۔ اور بھاگ گئے۔ حضرت مولوی صاحب فرماتے ہیں تب میں نے اپنے مولا کریم سے دعا کی کہ اے اللہ میں جو کچھ کرتا ہوں تیرے لئے کرتا ہوں تاکہ تیرا دین غالب ہو۔ اے اللہ تو اس بچہ کو شفاء دے کر قرآن کریم کی برتری ثابت کردے۔ پھر میں نے پانی پر دم کر کے بچہ کو پلایا اور منہ پر چھینٹے مارے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچہ تھوڑی دیر بعد بالکل ٹھیک ہو گیا۔ یہ نظارہ گاؤں کے مرد و زن اور ہندو پنڈت دیکھ رہے تھے اس کا لوگوں پر ایسا اثر ہوا کہ مسلمان آریوں سے بیزار ہو گئے اور ہندو اور مسلمانوں نے مل کر پنڈتوں کو گاؤں سے یہ کہہ کر نکال دیا کہ ہم نے دیکھ لیا ہے کہ آریوں کا مذہب کیا ہے۔ اسی طرح کشمیر میں آپ نے ایک نوجوان لڑکی جو بالکل پاگل ہو گئی تھی کا علاج کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بالکل ٹھیک ہو گئی آپ کی زندگی کے ایسے بے شمار واقعات ہیں جو آپ نے اپنی کتاب "میری یادیں" میں لکھے ہیں:-

اللہ تعالیٰ نے آپ کو رفیق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے طور پر (بطور نمائندہ) سلسلہ کی اہم تقریبات و اجتماعات میں شرکت کرنے کی توفیق عطاء فرمائی چنانچہ ۱۹۸۳ء میں آپ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشاد پر آسٹریلیا کی بیت الہدیٰ کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے آسٹریلیا تشریف لے گئے۔ ۱۹۸۹ء میں حضرت صاحب کے ارشاد پر صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر لندن اور ۱۹۹۱ء میں صد سالہ جلسہ سالانہ پر قادیان تشریف لے گئے۔ صد سالہ جشن تشکر لندن ۱۹۸۹ء کے موقعہ پر حضرت صاحب نے آپ کو سٹیج پر بلا کر فرمایا کہ:-

"اب میں ایک شخص کا تعارف آپ سے کروانا چاہتا ہوں جو آسمانی بادشاہت کے نمائندہ کے طور پر یہاں آیا ہے"۔

دیگر دو مواقع پر حضرت صاحب نے احباب کو آپ سے ملاقات کر کے برکت حاصل کرنے کا ارشاد فرمایا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشاد پر آپ نے حضرت سیدہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ دختر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے جنازے پڑھائے۔ وفات سے قبل آپ کی بعض ہدایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اپنی وفات کا علم ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے۔

ساجدہ صالحہ

اخلاقِ حسنہ

۱۔ ایفائے عہد قرآن میں ہے۔ "وعدہ پورا کرو۔ قیامت کے دن وعدوں کے متعلق پوچھا جائے گا"

ارشاد نبویؐ ہے:۔

"آدمی وہی ہے جو قول کا سچا ہے جو وعدہ پورا نہیں کرتا وہ منافق ہے"

ایک مرتبہ آنحضرتؐ کا کسی شخص سے کاروباری لین دین ہو رہا تھا اس دوران اس شخص نے آپؐ سے درخواست کی کہ یہیں ٹھہرو میں ابھی رقم لے کر آتا ہوں' وہ شخص یہ کہہ کر چلا گیا۔ غالبًا وہ بھول گیا کہ اس نے آپؐ کو وہیں کھڑا رہنے کے لئے کہا تھا۔ تین دن کے بعد اس کا اسی جگہ سے گزر ہوا۔ اس نے آپؐ کو وہیں کھڑے پایا تو اسے اپنی بات یاد آئی وہ نہایت شرمندہ ہوا۔ آپؐ نے اسے صرف اتنا کہا میں تمہارا یہاں تین دن سے انتظار کر رہا ہوں اور مجھے تمہاری وجہ سے تکلیف ہوئی ہے۔ اس واقعہ سے نہ صرف آپؐ کے ایفائے عہد کا پتہ چلتا ہے بلکہ حلم اور بردباری کی اعلیٰ مثال ہے۔

۲۔ احسان اور درگزر مکہ والوں نے آپؐ کو تکلیف پہنچا کر آپؐ کو مدینہ کی طرف ہجرت پر مجبور کیا مگر ان کے ہاں جب قحط پڑا اور ان کا نمائندہ مدینے میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مکے میں قحط ہے تو آپؐ نے یہ بھی نہیں فرمایا کہ مجھے تم نے نکالا اور اب مجھ سے مدد مانگنے آئے ہو۔ آپؐ نے انہیں اشرفیاں دیں۔ ان کے لئے غلے کا انتظام فرمایا اور ان کے لئے دعا کی۔ عفو اور درگزر کی سب سے بڑی مثال فتح مکہ کے موقع پر ملتی ہے۔ جب کہ آپؐ چاہتے تو ان ظالم کفار سے بدلہ لے سکتے تھے ان کا سفاکانہ اور ظالمانہ سلوک ان کو یاد دلا سکتے تھے۔ مگر آپؐ نے اعلان معافی فرمایا۔ ہندہ جس نے آپؐ کے عزیز چچا کی لاش کی بے حرمتی کی اس کو بھی معافی دے دی۔

۳۔ عاجزی و انکساری آپؐ میں انتہائی درجہ کی عاجزی اور انکساری پائی جاتی تھی۔ گھر میں بیویوں کا ہاتھ بٹاتے تھے اور اپنا کام خود کرتے تھے۔ کوئی بھی کام کرنا عار نہیں سمجھتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص آپؐ کے ہاں رات مہمان ٹھہرا۔ رات کو پیٹ خراب ہونے کی وجہ سے اس نے بستر گندا کر دیا۔ اس شرمندگی میں وہ صبح صبح حضورؐ سے ملے بغیر چلا گیا۔ کچھ دیر بعد اسے یاد آیا کہ وہ اپنی چیزیں وہیں چھوڑ آیا ہے۔ انہیں لینے کے لئے لوٹا تو دیکھا کہ آنحضرتؐ خود اپنے دست مبارک سے اس بستر کو دھو رہے ہیں۔ اس پر اس واقعہ کا اس قدر اثر ہوا کہ فوراً مسلمان ہو گیا۔

۴۔ صبر و تحمل آپ نے صبر کی انتہاء کر دی ہمیشہ دشمنوں کے لئے یہ دعا کی کہ الٰہی ان کو ہدایت دے۔ مکہ والوں نے آپ کا تین سال تک مقاطعہ کیا۔ آپ طائف کے شہر میں دین کی دعوت کے لئے گئے تو وہاں کے لوگوں نے آپؐ پر پتھر برسا کر آپ کو زخمی اور لہولہان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ آپ کہیں تو ان کو برباد کر دیا جائے۔ آپؐ نے عرض کی اے پروردگار انہیں ہدایت دے یہ مجھے جانتے نہیں پہچانتے نہیں ان پر واضح کر دے کہ میں ان کا کتنا خیر خواہ ہوں۔ آپؐ نے گالیوں کے جواب میں دعائیں دیں۔ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا:۔

ان کی باتوں پر غصہ کا اظہار نہ کرو میرا نام اللہ تعالیٰ نے محمد (یعنی تعریف کیا گیا) رکھا ہے۔ یہ کسی "برے" کو برا کہہ رہے ہیں۔ میں تو محمدؐ ہوں!

عرب کے بدو اور گنوار لوگ بات چیت کے آداب سے واقف نہ تھے آپؐ سے اونچی آواز میں بات کرتے اور جب چاہا آپ کو حجرے سے باہر بلاتے تھے۔ رسول کریمؐ کی طبیعت ان حرکتوں سے مکدر ہوتی تھی لیکن اپنے خلق حسنہ کی وجہ سے لوگوں کو کچھ نہ کہتے تھے۔ آپؐ احتراماً اپنے اصحابؓ کا نام نہ لیتے تھے بلکہ کسی کنیت سے مخاطب کرتے اور انہیں محبت آمیز پسندیدہ ناموں سے یاد کرتے تھے گفتگو کے دوران کسی کی بات نہ کاٹتے۔ البتہ اگر کوئی نازیبا بات کہتا تو آپؐ اسے منع فرما دیتے یا اٹھ کھڑے ہوتے تاکہ وہ خود ہی رک جائے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے اخلاقی پہلو اپنے بلیغ انداز میں بیان فرمائے۔ فرمایا:۔

البتہ تمہارے لئے رسول خدا کے اخلاق و اطوار میں نہایت اچھا نمونہ ہے۔

اور جگہ آیا ہے۔

اے محمدؐ اللہ کی رحمت یہ ہے کہ آپ کی افتاد طبع (ان لوگوں) کے لئے نرم واقع ہوئی ہے۔ اگر آپؐ بدخُو اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے پس ان کو معاف کر دیجئے اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت مانگئے اور اپنے کاموں میں ان سے مشورہ لیجئے۔"

عزیز بچو!! ہمیں اچھے احمدی ----- بننے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اخلاق سیئہ سے بچنے کے لئے ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے۔ (-) یعنی اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے اخلاق سے اور برے اعمال اور بری خواہشات سے۔

اخلاق حسنہ کے لئے مندرجہ ذیل دعا کرنی چاہئے۔ (-) یعنی اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں تندرستی عفت اور امانت اور اخلاق حسنہ اور نوشتہ تقدیر پر راضی رہنا۔

ہماری تاریخ

۲۳۔ شہادت / اپریل ۱۳۲۵ھ / ۱۹۴۶ء کو تعلیم الاسلام کالج میں انٹرمیڈیٹ کا پہلا امتحان شروع ہوا۔ سردار امریک سنگھ صاحب خالصہ کالج امرتسر سپرنٹنڈنٹ اور اخوند عبدالقادر صاحب ایم۔ اے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ تھے۔ اس موقعہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے حضرت پرنسپل صاحب کے نام ایک خط میں تاکید فرمائی کہ "طلباء کو تاکید فرما دیں کہ وہ ہر پرچے کو دعا کے ساتھ شروع کیا کریں اور پورا وقت لے کر اٹھا کریں اور آخر میں نظر ثانی بھی ضرور کیا کریں۔ کئی لڑکے پرچے کو آسان سمجھ کر یا گھبرا کر جلدی اٹھ آتے ہیں اور نظر ثانی بھی نہیں کرتے اور اس طرح بھاری نقصان اٹھاتے ہیں" آپ کی یہ ہدایت طلباء کو ذہن نشین کرا دی گئی۔

کالج کی طرف سے ۱۹۴۶ء کے ایف۔ اے اور ایف ایس سی کے امتحانوں میں ۵۹ طلبہ شریک ہوئے جن میں سے کمپارٹمنٹ والے طالب علموں کو شامل کرتے ہوئے ۳۱ کامیاب قرار پائے۔ اور ایک طالب علم نذیر احمد صاحب ۴۷۳ نمبر لے کر پنجاب بھر کے مسلمان امیدواروں میں سوم رہے۔ یونیورسٹی کے اعلان کے مطابق ان امتحانوں کا نتیجہ گزشتہ پانچ سالوں میں سب سے سخت رہا تھا۔ اور اسی لئے کالج کے اس نتیجہ نے اگرچہ جماعت کے بلند علمی حلقہ میں آئندہ بہت بہتر نتائج کی امید پیدا کر دی تھی۔ مگر یہ نتیجہ حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دعائیں آپ کے لئے) کی توقع سے کم نکلا جس کی اطلاع اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بذریعہ رویاء قبل از وقت دی جا چکی تھی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو ہمیشہ احمدی طلباء کی روحانی اور اخلاقی تربیت کا فکر دامن گیر رہتا تھا اور اس کے لئے آپ کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ ماہ احسان / جون ۱۳۲۵ھ / ۱۹۴۶ء کا واقعہ ہے کہ کالج موسمی تعطیلات میں بند تھا اور طلبہ اپنے اپنے گھروں میں چھٹیاں گذار رہے تھے۔ اسی دوران میں آپ نے اپنے قلم مبارک سے حسب ذیل مراسلہ تحریر کیا۔ فرمایا:۔

عزیزم! (سلام و دعا)

آپ کا تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ آپ کے لئے ہزار ہا برکات کا موجب ہے اور ہم پر ہزار ہا قسم کی ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ اس لئے میں نے مناسب خیال کیا کہ اب جب کہ آپ اپنے گھروں میں چھٹیاں گذار رہے ہیں بعض ضروری باتوں کے متعلق آپ کو یاد دہانی کرا دوں۔ امید ہے کہ آپ عزیزان کی طرف خاص توجہ دے کر ثواب دارین حاصل کریں گے۔ اور احیاء دین کے لئے ایک مفید وجود بن کر اپنے رب کی رضاء آپ کو حاصل ہوگی۔

۱۔ نماز باجماعت کے پابند رہیں۔

۲۔ دعوت الی اللہ حتی المقدور ضرور کرتے رہیں۔

۳۔ کالج کے لئے ایک سو روپیہ چندہ اکھٹا کر کے ضرور لائیں۔

۴۔ کالج میں داخل ہونے کے لئے پراپیگنڈہ کرتے رہیں۔

۵۔ آپ کے ذمہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے لئے بھی پانچ سے دس روپیہ کا چندہ لگایا گیا تھا۔ یہ بالکل ہی معمولی بات ہے۔ ذرہ سی توجہ سے ہو سکتا ہے۔

خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو حقیقی احمدی بنائے۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ ۸۰)

بیعت کے معنے ہیں اپنے تئیں بیچ دینا۔ اور یہ ایک کیفیت ہے جس کو قلب محسوس کرتا ہے بلکہ انسان اپنے صدق اور اخلاص میں ترقی کرتا کرتا اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ اس میں یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو وہ بیعت کے لئے خود بخود مجبور ہو جاتا ہے اور جب تک یہ کیفیت پیدا نہ ہو جائے تو انسان سمجھ لے کہ ابھی اس کے صدق اور اخلاص میں کمی ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا امن سمجھوتے سے انکار تباہ کن ہو گا

اقوام متحدہ کے ثالث برائے بوسنیا مسٹر سٹالٹن برگ نے بلغراد کے ایک اخبار پولیٹیکا کو انٹرویو دیتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ بوسنیا کے بارے میں عالمی امن سمجھوتے کو مسترد کرنا بلقانیوں (سربوں) کے لئے تباہ کن ہو گا۔

انہوں نے کہا کہ اہم بات یہ ہے کہ اس وقت جو نقشے طے کئے گئے ہیں ان کو اسی طرح سے قبول کرلیا جائے۔ اگرچہ اس کا یہ مطلب نہیں ہو گا کہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

انہوں نے یہ بیان بوسنین سرب لیڈر راڈووان کراڈزک سے ملاقات کے بعد واپس بلغراد پہنچنے پر دیا ہے۔ وہ بوسنین سرب لیڈر کو امن سمجھوتے پر قائل کرانے کے لئے گئے تھے۔

یہ سمجھوتہ جو ایک بین الاقوامی رابطہ گروپ نے طے کیا ہے اس کے مطابق بوسنیا کا ۵۱ فیصد علاقہ مسلمانوں اور کروٹس کو دیا جائے گا اور بقیہ ۴۹ فیصد سربوں کو دیا جائے گا جو اس وقت ۷۰ فیصد پر قابض ہیں۔

مسٹر سٹالٹن برگ نے اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اگر ایک دفعہ یہ سمجھوتہ تسلیم کرلیا جائے تو علاقوں میں ردو بدل بعد میں بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن اس سے انکار کا مطلب اس علاقے سے امن کو رخصت کر دینا ہو گا اور یہ علاقے کے لئے تباہ کن ثابت ہو گا۔

مسٹر سٹالٹن برگ نے بلغراد میں سرب صدر سلوبوڈان میلوسیوک سے بھی ملاقات کی ہے جنہوں نے اس منصوبہ کو قبول کیا ہے۔ اور سمجھوتہ تسلیم نہ کرنے پر اپنے بوسنین سرب اتحادیوں سے ہر قسم کے اقتصادی اور سیاسی تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔

روانڈا / ایک اور

ہجرت کا خطرہ

روانڈا کے مہاجرین کو امداد بہم پہنچانے والی تمام ایجنسیوں نے خطرہ ظاہر کیا ہے کہ روانڈا سے مہاجرین کا ایک اور سیلاب آنے والا ہے۔ حالانکہ اقوام متحدہ اور روانڈا کی حکومت کی طرف سے یہ یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ ۲۲۔ اگست کو فرانسیسی فوجوں کی واپسی کے بعد ان کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔ فرانسیسی وزیراعظم نے اس امر کی تصدیق کر دی ہے کہ روانڈا میں ان کے باقی ماندہ ۶ سے ۷ سو فوجی اقوام متحدہ کی طرف سے دی گئی ڈیڈ لائن ۲۲۔ اگست کو روانڈا چھوڑ دیں گے اور ان کی جگہ افریقن اقوام متحدہ کے فوجی لے لیں گے۔

فرانسیسی وزیراعظم نے کہا کہ اب یہ روانڈا کی نئی ٹتسی قبیلہ کی حکومت پر منحصر ہے کہ وہ یہ بتائے کہ وہ فرانسیسی فوجوں کی ضرورت محسوس کرتی ہے یا نہیں۔ ان سے کہا گیا تھا کہ امدادی ایجنسیوں کی طرف سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ فرانسیسی فوجیں اپنی واپسی کو تاخیر میں ڈال دیں۔

فرانسیسی فوجیوں کی واپسی کی خبر نے ۲۴ لاکھ ہوتو مہاجرین میں خوف کی لہر دوڑا دی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ روانڈا کی نئی حکومت فرانسیسی فوجیوں کی واپسی کے بعد ہوتو قبائل سے انتقام لے گی۔

حکومتی وزراء نے گزشتہ دنوں فرانس کے حفاظتی زون کا دورہ کیا اور اپنے ہم وطنوں کو اس پر آمادہ کرنے کی کوشش کی کہ وہ ملک چھوڑ کر نہ جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ان لوگوں کی حفاظت کی جائے گی اور جو لوگ ٹتسی قبیلہ کی نسل کشی میں ملوث ہیں ان پر انصاف کے ساتھ مقدمہ چلایا جائے گا اور صرف قصوروار افراد کے خلاف کارروائی ہو گی۔ اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے مسٹر شہریار خان نے جو وفد کے ہمراہ تھے مہاجرین کو تلقین کی کہ وہ اپنے ملک واپس جائیں اور جو لوگ واپس جائیں گے ان کو تحفظ دیا جائے گا اور خوراک، پانی، ٹرانسپورٹ اور طبی سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔

ان وعدوں کے باوجود اس شمالی علاقے میں موجود ہزاروں افراد پہلے ہی جنوب کی طرف برونڈی اور زائرے کی طرف حالیہ دنوں میں روانہ ہو چکے ہیں۔

تاہم فرانسیسی فوجی کمانڈر نے یہ بھی بتایا ہے کہ زائرے کی طرف جانے والوں کی نسبت واپس آنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ فرانسیسی فوجیوں نے بتایا ہے کہ اتوار کے دن چار گھنٹے کے اندر اندر ۴ ہزار مہاجرین زائرے سے واپس اپنے ملک روانڈا واپس آئے ہیں۔

روانڈا میں تین ماہ کے دوران خانہ جنگی کے نتیجے میں ۵ لاکھ افراد کا قتل عام کیا گیا۔ جن میں ٹتسی اور معتدل ہوتو قبیلے کے افراد شامل تھے۔ اس قتل عام کی ذمہ داری انتہا پسند ہوتو جنگجوؤں پر عائد کی جاتی ہے۔

فرانسیسی فوج کے سربراہ جنرل جین کلوڈے لافورکیڈ نے کہا کہ ابھی تک تو مہاجرین کا نیا سیلاب نہیں آیا۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ مستقبل میں بھی ایسا نہیں ہو گا۔

انہوں نے بتایا کہ ہفتے کے روز سات ہزار افراد روانڈا واپس آئے جبکہ ۶ ہزار نے الٹی سمت سفر کیا یعنی روانڈا سے زائر گئے۔ تاہم امدادی کارروائیوں کے ایک نمائندہ نے کہا کہ فرانسیسی افواج کی طرف سے پیش کردہ اعداد و شمار پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ جس جگہ پر فرانسیسی فوجیں متعین ہیں وہ راستہ تھوڑے لوگ استعمال کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ دنوں دو ہزار نئے مہاجرین برونڈی پہنچے ہیں جس سے اس خدشے کو تقویت ملتی ہے کہ فرانسیسی فوجیوں کی واپسی کے بعد بڑی تعداد میں نئے مہاجرین آنے والے ہیں۔

افغانستان میں خیموں

کا نیا شہر

افغانستان میں سرساہی کیمپ کے نام سے صحرا میں ایک نیا خیموں کا شہر آباد ہو رہا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کابل کی خانہ جنگی سے جان بچا کر یہاں آ رہے ہیں۔ یہ لوگ خیموں میں مقیم ہیں اور جہاں تک نظر دوڑاؤ خیمے ہی خیمے نظر آتے ہیں۔ یہ جگہ بالکل بنجر اور ویران ہے۔ چٹانیں اور خشک میدان ہیں۔ دور دور تک ایک بھی درخت نہیں جہاں سایہ مل سکے نہ ہی ایک ایک گھنٹے کی مسافت پر کہیں پانی دستیاب ہے۔ شدید گرمی میں یہاں کا درجہ حرارت دن کو ۴۰ درجے سنٹی گریڈ (۱۰۵ درجے فارن ہائیٹ) ہو جاتا ہے۔ اور کوئی شخص خیمے سے باہر نہیں نکل سکتا۔ ان پر ایسی مردنی چھائی ہے کہ ذرا سی حرکت بھی ان کو بوجھ ہے۔ یہ لوگ سارا سارا دن خیموں میں بے کار پڑے رہتے ہیں اور راشن کے انتظار میں وقت گزارتے ہیں۔ یہ جگہ کابل سے ۱۱۰ کلومیٹر مشرق میں ہے یہاں اس وقت ایک لاکھ اٹھارہ ہزار افراد مقیم ہیں اور ان میں روزانہ ۳۰ کنبوں کا اضافہ ہو رہا ہے۔ تقریباً تمام لوگ کابل سے بھاگ کر آئے ہیں۔

کابل میں افغان مجاہدین کے درمیان جنگ جاری ہے جنہوں نے ۱۹۸۹ء میں دس سال تک قابض رہنے والے روسیوں کو بھگا دیا تھا اور پھر ۱۹۹۲ء میں کمیونسٹ حکومت کا بھی تختہ الٹ دیا تھا۔ اب وہاں اقتدار کے حصول کے لئے خونریز جنگ ہو رہی ہے۔

روسیوں کے ساتھ جنگ کے ۱۲ سال میں افغان دارالحکومت تباہی سے محفوظ رہا۔ لیکن اب متواتر راکٹوں کے حملوں سے یہ شہر کھنڈر بن رہا ہے۔ پچھلے سات ماہ گیارہ ہزار سے زائد افراد ہلاک اور ۵ لاکھ سے زائد بے گھر ہو چکے ہیں۔

دو سال پہلے یہ امید تھی کہ دنیا بھر میں مہاجرین کی سب سے بڑی تعداد یعنی ۶۰ لاکھ افغان مہاجرین پاکستان اور ایران سے واپس اپنے ملک چلے جائیں گے اور ان میں سے ۲۷ لاکھ کے قریب واپس چلے بھی گئے۔ لیکن خانہ جنگی کی آگ بھڑک اٹھنے سے یہ مسئلہ دنیا کی فکر و پریشانی کا سبب بن گیا ہے۔ اب بھی ۳۳ لاکھ افغان، افغانستان سے باہر ہیں۔ ان میں سے ۱۵ لاکھ پاکستان میں اور ۱۸ لاکھ ایران میں ہیں۔ مہاجرین کی واپسی رک گئی ہے۔ اور بلکہ اب تو ان کی دوبارہ آمد کا رجحان ہے۔ ان میں سے بڑی تعداد پاکستان ایران اور عرب ملکوں میں مستقل آباد ہو گئی ہے۔ اور اگلے سال بین الاقوامی امداد میں بڑی نمایاں کمی کے بعد بھی ان میں سے بڑی تعداد واپس ملک نہیں جائے گی۔ انہوں نے مختلف جگہوں پر اپنے کام اور کاروبار شروع کر رکھے ہیں۔

فلسطینی حکام /

حماس کی مذمت

غزہ میں خود مختار علاقے کے فلسطینی حکام نے اسلامی انتہا پسند گروپ حماس کی ان دو کارروائیوں کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے جس کے نتیجے میں ایک اسرائیلی شہری ہلاک اور ۷ زخمی ہو گئے تھے۔

مسٹر یاسر عرفات کی سربراہی میں منعقد ہونے والی ایک ہنگامی میٹنگ کے بعد جاری شدہ ایک اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ خود مختار فلسطینی علاقے کی انتظامیہ اپنے علاقے میں امن بحال کرنے کے لئے ضروری اقدامات کرے گی۔ اس مقصد کے لئے سیکیورٹی پولیس کو خصوصی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ فلسطینی انتظامیہ اپنی ذمہ داریوں سے بخوبی آگاہ ہے اور وہ علاقے میں امن و امان قائم کرنے کے لئے کسی بھی کارروائی سے نہیں ہچکچائے گی۔ ہم کسی پارٹی کو علاقے کا امن تباہ کرنے اور فلسطینیوں کی خود مختاری کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ ہم فلسطینیوں کو تقسیم کرنے کے اقدامات کو روک دیں گے۔

اس سے قبل مسٹر یاسر عرفات کی طرف سے مذاکراتی وفد کے قائد نے اسرائیل کے ٹیلی ویژن پر ان حملوں کی مذمت کی تھی۔ ان کا یہ انٹرویو اسرائیلی ٹیلی ویژن سے لائیو یعنی براہ راست نشر کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ علاقے کے عوام کے تحفظ کے لئے ہر ممکن قدم اٹھانے سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

خدا بڑی دولت ہے۔ اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بقیہ صفحہ ۱

رفیق طاہر صاحب، پھر مکرم رانا نعیم الدین صاحب اور پھر مکرم محمد نثار صاحب کو شرف معانقہ عطا فرمایا۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں نے ان سب کو آپ سب کی نمائندگی میں سینے سے لگایا ہے اللہ تعالیٰ ان پر اپنے فضلوں کو بڑھاتا چلا جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ان کے علاوہ ان اسیران کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جو آج شدید گرمی کے دنوں میں کال کوٹھڑیوں میں بند زندگی اور موت کے درمیان معلق ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا اللہ وہ دن جلد لائے جب اہل زمین کی رائیں بدل جائیں۔ اصل علاج غلبے کا علاج ہے۔ میں نے بارہا کہا ہے کہ ہمیں لازماً اپنی تعداد کو بڑھانا ہے۔ مخالفوں کی اکثریت کو لازماً اقلیت میں بدلنا ہے۔ اے حضرت بانی سلسلہ کے شیرو اٹھو اور ایسا کر دکھاؤ۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے دعا کرائی۔

اس کے بعد فرمایا ابھی تھوڑا سا وقت ہے۔ جو لوگ یہاں موجود نہیں لیکن اس جلسہ میں احمدیہ ٹیلی ویژن کی وساطت سے شامل ہیں ان کا ذکر کرتے ہیں + اہل پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے کراچی لاہور اور شیخوپورہ کی جماعتوں کا ذکر فرمایا۔ شیخوپورہ کے ذکر میں فرمایا مکرم چوہدری انور حسین صاحب بیٹھے ہوں گے۔ وہ کمزور ہو گئے ہیں لیکن ان کی محبت اور اخلاص جوان ہے۔ معلوم نہیں آج انہوں نے بلّے بلّے کہا ہے یا نہیں۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا میں موجود ہوں گے۔ پشاور اور کوئٹہ کی جماعتیں ہیں۔ بہت سے علاقوں اور دیہات میں احمدی جمع ہوں گے۔ سیالکوٹ۔ گجرات، سب علاقوں کے لوگ یاد رہتے ہیں۔ ایک دفعہ میں سارے یاد نہیں آتے۔ تصور میں ان کی یادیں گھومتی رہتی ہیں سب لوگ اپنی اپنی وقت میں گھروں میں ہمارے لطف کو پوری طرح ساتھ ساتھ منا رہے ہوں گے۔ اللہ ان کی خوشیاں دائمی کر دے۔ ساتھ دعا کریں بجلی نہ جائے۔ واپڈا بڑی مصیبت ہے۔ میں نے سنا ہے کہ اس دفعہ ربوہ میں تین دن سے کوئی بریک ڈاؤن نہیں ہوا۔ حضرت صاحب نے جنریٹر اور کنورٹر کے استعمال کی تلقین فرمائی۔ اور فرمایا آج صبح مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ میری دو بہنوں کے گھر کنورٹر لگ گیا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس دفعہ انڈونیشیا کی جماعت بھی پوری طرح ہمارے پروگرام سن رہی ہے۔ پہلے ایسا نہیں تھا۔ اب تمام انڈونیشیا اور آسٹریلیا والے بھی اور تمام نیوزی لینڈ والے بھی سن رہے ہوں گے۔

ماریشس کے شمس دہلوی صاحب تو خود ہی یہاں پہنچ گئے ہیں۔ ابھی ماریشس کی جماعت نے سلام بھجوایا ہے۔ آپ سب کی طرف سے ماریشس کی جماعت کو سلام پہنچے۔ جاپان میں بڑی مخلص جماعت ہے۔ وہاں رات کا اکثر حصہ گذر چکا ہو گا۔

دنیا کے کونے کونے سے محبتوں کی بارش

اس کے بعد تو دنیا کے کونے کونے سے فون کے ذریعہ حضرت صاحب کی خدمت میں سلام پہنچنے شروع ہو گئے۔ جب کسی ملک کی طرف سے سلام پہنچتا احباب جوش و مسرت سے نعرے لگاتے حتیٰ کہ اگلا پیغام سننے کے لئے حضرت صاحب کو انہیں چپ کرانا پڑتا۔

جن ملکوں نے پیغامات بھیجے وہ یہ ہیں امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، بورکینا فاسو (افریقہ) جھنگ، جرمنی، زمبابوے، شارجہ، ناگویا (جاپان) کیلگری (کینیڈا)، آئیوری کوسٹ، عجمان (اس موقع پر حضرت صاحب نے جماعت ہائے احمدیہ ممالک عرب زندہ باد، عجمان اور شارجہ زندہ باد، جماعت ہائے احمدیہ فلسطین زندہ باد، جماعت احمدیہ سعودی عرب زندہ باد، شام عراق اور گلف زندہ باد، اور جماعت احمدیہ دوبئی زندہ باد کے نعرے لگوائے)

دیگر جن ممالک کے پیغامات آئے وہ یہ ہیں۔ گیمبیا، امریکہ، سندھ، اٹلی، آسٹریا، ناروے، دہلی۔

حضرت صاحب نے فرمایا جماعت احمدیہ پاکستان زندہ باد۔ میاں منصور احمد صاحب بڑی ہمت کر رہے ہیں۔ اللہ نے ان کو بڑی توفیق دی ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ اس کے بعد جماعت ہائے احمدیہ مسقط، ابوظبی، سوئٹزرلینڈ، کراچی، نواب شاہ، ڈیٹن (امریکہ)، سری نگر کشمیر، لاس اینجلز (امریکہ) ٹورانٹو (کینیڈا) بنگلہ دیش، بیت بشارت سپین، آسٹن (ٹیکساس)، راولپنڈی، (حضرت صاحب نے فرمایا راولپنڈی کے امیر مکرم مجیب الرحمٰن صاحب کے ایک بچے اور ایک اور احمدی نوجوان قید ہیں ان کے لئے دعا کریں) لاہور، ڈنمارک، فرانس، نیویارک، لجنہ جھنگ بھروانہ۔

اس دوران حضرت صاحب نے پنجابی شاعر مکرم بے وس کملا صاحب کو ارشاد فرمایا کہ وہ اپنی نظمیں سنائیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے مخصوص طرز میں اسیران راہ مولا کو سلام کے عنوان سے نظم سنائی۔ اور حضرت صاحب نے بے وس کملا زندہ باد کے نعرے لگوائے۔

آخر میں جب وقت ختم ہو گیا تو محبت اور لطف و مسرت کی یہ یادگار محفل ختم ہوئی۔ حضرت صاحب بے حد خوش تھے۔ اللہ کی حمد بار بار کر رہے تھے اور دور دراز کی جماعتوں کے پیغامات سن کر حضرت صاحب کا چہرہ کھل جاتا۔ اس وقت ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں تھیں۔ دنیا بھر کے کونے کونے میں احمدیوں کی بے قرار نظریں ڈش انٹینا کی وساطت سے اپنے محبوب امام کے چہرے پر لگی تھیں جہاں سے نور کی بارش ہو رہی تھی۔ محبتیں اور خوشیاں نچھاور ہو رہی تھیں۔ حضرت صاحب کا مسکراتا نورانی چہرہ دیکھ دیکھ کر احمدیوں کے دل کی کلی کھل رہی تھی۔ خوشیوں کے مارے آنکھوں میں آنسو آ رہے تھے۔

آخر میں حضرت صاحب نے فرمایا، اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اللہ سب پر رحمتیں نازل کرے۔ خدا حافظ، فی امان اللہ۔ سلام۔

یوں پاکستان کے وقت کے مطابق رات کے بارہ بجے جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۲۹واں جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

بقیہ صفحہ ۴

قسم کی تردید، وضاحت یا اعتذار ہی کی زحمت فرمائی۔ اللہ اللہ ہم جھوٹ بولنے اور جھوٹ پھیلانے میں کس قدر مستعد اور جھوٹ کے جھوٹ ثابت ہو جانے کے بعد بھی سچ کی طرف راغب ہونے میں کس قدر سست رو، بخیل اور محتاط ہیں"

جدا ہو دیں سیاست سے....

اسلام آباد سے "لاہور" کے ایک قاری لکھتے ہیں:۔

ان دنوں علمائے سوء علامہ اقبال کے درپے ہیں اور آپ کے کلام میں اپنی نفسانی خواہشات سے معمور معانی ٹھونس ٹھونس کر عوام الناس کو گمراہ کرنے میں مصروف ہیں۔ سوچتا ہوں تشریح اسلام کے لئے ان حضرات نے قرآن و حدیث کو چھوڑ کر آج تو اقبال کے کلام کا سہارا لے لیا لیکن کل جب اہل وطن ان کی اس فریب کاری کو بھی پا گئے۔ اور کلام اقبال بھی ان کے ذاتی مفادات کے لئے کارآمد نہ رہا۔ تو کیا پھر یہ ہیر وارث شاہ سے رجوع کریں گے۔

اقبال کے نزدیک (جیسا کہ آپ کلام سے واضح ہے) دین۔ دیانت۔ شرافت۔ اور رواداری۔ خدمت خلق۔ حقوق العباد کی ادائیگی نیز "جیئو اور جینے دو" کی پالیسی کا دوسرا نام تھا۔ جب کہ مولوی دین کو نومولودوں کے کانوں میں اذان دینے (اگر کسی مسجد میں پیش امام ہو) تو محلے کے لوگوں کو الٹی سیدھی نمازیں پڑھا دینے اور موت فوت پر جنازہ پڑھا دینے کو سمجھتا ہے۔ ورنہ وہ اقبال کے اس لافانی مصرعے کو کہ

"جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی"

کے وہ معنی نہ کرتا جو پچھلے دنوں بعض اخبارات میں (علماء سوء کی سیاست سے نفرت کرنے والوں کے لئے) قتل کی دھمکیوں کے ساتھ چھپتے رہے۔

اقبال نے یقیناً سچ کہا تھا کہ اگر سیاست سے دیانت، شرافت، رواداری۔ حب وطن خدمت خلق نیز جیئو اور جینے دو" کی پالیسی کے عناصر مفقود ہوں۔ تو وہ صرف فریب کاری رہ جاتی ہے۔ نوسربازی۔ عوام دشمنی اور چنگیزی۔

(ہفت روزہ لاہور ۱۳۔ اگست ۱۹۹۴ء)

نظارت [illegible] صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء و طالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں۔ جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخراجات خود اٹھا سکیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط بامد شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی اعانت پر چل رہا ہے اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے۔ میری احباب سے گزارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے اعانت فرمائیں۔ جبتک ایسی اعانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا۔

اعانت کی رقوم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست بمد امداد طلبہ یا نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا سکتے ہیں۔ خزانہ صدر انجمن اور نظارت تعلیم کو رقوم بھجواتے وقت یہ وضاحت کر دیں کہ یہ رقم امداد طلبہ کے لئے ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف توجہ فرمائیں گے اور یہ شعبہ آپ کے تعاون سے چلتا رہے گا۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم ربوہ)

دردوں سے فوری نجات

پینز کیوریٹو سمیل PAINS CURATIVE SMELL بفضلہ تعالیٰ ہر قسم کی دردوں کیلئے مؤثر

24 گھنٹوں کیلئے آزمائش مفت

تفصیلی لٹریچر مفت طلب کریں: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ

فون 04524 771/211283 فیکس 04524-212299

خبریں

ربوہ : 18- اگست -1994ء گذشتہ روز کی بارش سے موسم میں تبدیلی ہوئی ہے درجہ حرارت کم از کم 20 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب پولیس نے گرینڈ آپریشن کر کے مسلم لیگ (ن) کے دو ایم پی اے صاحبان چوہدری اختر رسول اور چوہدری اعظم چیمہ کو گرفتار کر لیا۔ منگل کی رات دو بجے سے صبح ۵ بجے تک لاہور گجرات سیالکوٹ پھالیہ راولپنڈی اور گوجر خان میں بیک وقت چھاپے مارے گئے۔ چوہدری وجاہت حسین' میاں عمران مسعود اور پیر بنیامین رضوی کی گرفتاری کے لئے لاہور اور گجرات میں چوہدری شجاعت حسین کی رہائش گاہ پر اور بنیامین کی لاہور اور پھالیہ میں رہائش گاہ پر اور یاسین وٹو کے بیٹے کے گھر پر چھاپہ مارا گیا چوہدری اختر رسول نے ایک دن قبل ضمانت قبل از گرفتاری کروا رکھی تھی۔ ان کو روبکار آنے پر رہا کر دیا گیا۔ ان افراد کی گرفتاری چوہدری حبیب اللہ سابق سیکرٹری پنجاب اسمبلی کو اغوا کرنے کے الزام میں کی گئی ہے۔

○ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن کے اجلاس میں بھارتی اور پاکستانی مندوب میں جھڑپ ہو گئی۔ پاکستان کے نمائندے نے مطالبہ کیا کہ انسانی حقوق کا کمیشن انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی تحقیقات کے لئے ایک مشن بھارت بھیجے۔ بیرونی سفارت کار اپنے دورے سے مطمئن نہیں ہیں۔ بھارتی فوجیں اور سیکیورٹی فورسز انسانی حقوق کی خلاف ورزی کر رہی ہیں۔ جواباً بھارتی مندوب نے کہا کہ پاکستان عملی طور پر کشمیریوں کی مدد کر رہا ہے انہی کے پیدا کردہ حالات کی وجہ سے سیاسی عمل بحال نہیں کیا جا سکتا۔

○ پرسنل بیگیج رولز میں ترمیم کر دی گئی ہے اور ڈیوٹی فری شاپس بند کرنے کا فیصلہ لے لیا گیا ہے۔ نئے رولز کے تحت چھ ماہ سے کم عرصہ بیرون ملک گذار کر واپس آنے والے ۵ ہزار روپے کا سامان ڈیوٹی فری شاپ سے اور اس سے زائد عرصہ گذار کر آنے والے ۱۰ ہزار کی اشیاء خرید سکیں گے۔

○ کراچی میں مختلف واقعات میں ایک نومولود بچے سمیت تین افراد ہلاک ہو گئے۔ فائرنگ سے ۴۔ افراد زخمی ہوئے۔

○ اسلام آباد میں سابق صدر ضیاء الحق کی برسی منائی گئی۔ ہزاروں کی تعداد میں افراد نے شرکت کی۔ سابق وزیراعظم نواز شریف نے کہا کہ قوم موجودہ حکومت کو راول ڈیم میں غرق کر دے گی۔ ۱۱۔ ستمبر تک حکومت مستعفی نہ ہوئی تو ان کے خلاف ملک گیر تحریک شروع کر دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ضیاء الحق اصلی شہید ہیں جبکہ ذوالفقار علی بھٹو نقلی شہید ہیں۔ برسی کے موقعہ پر بارش ہوتی رہی۔ نواز شریف نے فیصل مسجد کے احاطے سے خطاب کیا۔

○ سیلاب زدگان کا نقصان پورا کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ نے متاثرہ علاقوں میں سروے کا حکم دے دیا ہے فنڈز کی کمی کو اس میں رکاوٹ نہیں بننے دیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ اس سال ساڑھے تین ہزار ترقیاتی سکیمیں مکمل ہو جائیں گی۔

○ وزیر قانون مسٹر اقبال حیدر نے کہا ہے قومی اسمبلی کی کمیٹیوں کے نصف سے زائد اراکین نے استعفے نہیں دیئے۔ اب تک صرف ۲۱۔ اراکین کے مختلف کمیٹیوں سے استعفے موصول ہوئے ہیں۔

○ قومی اسمبلی میں پارلیمانی تاریخ کا ایک عجیب واقعہ ہوا مسلم لیگ (ن) کے رکن راؤ قیصر کو سپیکر نے کہا وہ خاموش رہیں اس پر مسٹر راؤ قیصر اپنے ڈیسک پر کھڑے ہو گئے۔ ان کا کہنا تھا کہ سپیکر مکمل طور پر جانبدار ہیں جس پر احتجاج کے لئے وہ ڈیسک پر کھڑے ہو گئے ہیں۔ سپیکر نے ان کی اس حرکت پر ان کو معذرت کرنے کو کہا انہوں نے انکار کیا تو سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے اپوزیشن کے ڈپٹی لیڈر مسٹر گوہر ایوب خان کو کہا کہ وہ راؤ قیصر سے معذرت کروائیں مسٹر گوہر ایوب نے بھی ایسا کرنے سے انکار کیا۔ آخر کار سپیکر نے "احتجاجاً" اجلاس ملتوی کر دیا۔

○ وزیراعظم نے وزیراعظم ہاؤس کے اخراجات میں ۴۰ فیصد کمی کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ دوروں پر جانے والے سٹاف میں کمی کی جائے گی۔ ائرکنڈیشنز اور ٹیلی فون کے اخراجات پر کنٹرول کیا جائے گا۔

○ مسٹر نواز شریف کی بڑی حلیف پارٹی اے این پی نے جنرل ضیاء کی برسی میں شرکت نہیں کی۔

○ جنرل ضیاء کی برسی میں شریک ہونے والے وفود کو کئی شہروں میں روکا گیا۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں تصادم بھی ہو گیا۔ لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا استعمال ہوا۔ جہلم میں بھی ضیاء کے حامیوں کی پولیس سے جھڑپ ہو گئی۔ سرحد سے آنے والے قافلے روک لئے گئے بسوں اور ڈرائیوروں کو تھانے میں بند کر دیا گیا۔ سواریوں کو پیدل چلنا پڑا۔

○ مسلم لیگی رہنماؤں کی گرفتاری پر چوہدری شجاعت' ذوالفقار کھوسہ اور دیگر رہنماؤں نے کہا ہے کہ حکمران بوکھلاہٹ کا شکار ہو چکے ہیں ایک سال پرانا مقدمہ ری اوپن کر کے انتقامی کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔

○ سندھ اسمبلی میں امن وامان کے مسئلے پر عام بحث ہوئی۔ ایم کیو ایم نے بائیکاٹ کر دیا۔ فاروق ستار نے نکتہ اعتراض پر کہا کہ حکومت حق پرست اراکین کو تحفظ فراہم کرنے میں ناکام ہو چکی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ایم کیو ایم کے اراکین ایم کیو ایم حقیقی کے حملہ کے خوف سے کئی گھنٹے سپیکر کے چیمبر میں بیٹھے رہے۔

○ ملک کے مختلف حصوں میں بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ دریائے ستلج میں کشتی الٹنے سے ۳۔ افراد جاں بحق ہو گئے۔ جہلم' سیالکوٹ' دیر' کوئٹہ' گلگت' سکردو' حیدر آباد اور سندھ کے کئی مقامات پر بھی بارش ہوئی۔

○ جسٹس عبدالکریم خان کنڈی نے صوبہ سرحد کے قائمقام گورنر کے عہدے کا حلف اٹھا لیا ہے۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ اگلے ہفتے سابق صدر ضیاء الحق کے صاحبزادے اعجاز الحق کے خلاف رٹ دائر کریں گے۔ واضح رہے کہ مسٹر اعجاز الحق بار بار یہ بیان دیتے ہیں کہ سابق صدر کے طیارے کی تباہی میں جنرل اسلم بیگ کا ہاتھ تھا۔

○ کاموکی کو خطرناک علاقہ قرار دے دیا گیا ہے۔ مولانا اکرم رضوی کے قتل پر جلوس نکالنے اور ہنگامہ کرنے والوں کی پکڑ دھکڑ کا سلسلہ جاری ہے۔ ۳۰۔ سے زائد افراد گرفتار ہو چکے ہیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کہا ہے کہ پولیس نے محض اپنے دفاع میں فائرنگ کی۔

○ چوہدری حبیب اللہ سابق سیکرٹری پنجاب اسمبلی کا مزید ۱۵۔ روز کے لئے ریمانڈ لے لیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ مسٹر حبیب اللہ نے بیان دیا ہے کہ میں ہی اغوا ہوا اور اب میں ہی ملزم بن گیا ہوں۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ملک میں کوئی بحران یا ڈیڈ لاک نہیں۔ نئے انتخابات کا کوئی جواز نہیں سیاسی استحکام کی وجہ سے ملک میں وسیع پیمانے پر سرمایہ کاری ہو رہی ہے۔ کشمیر اور ایٹمی پروگرام سمیت اہم ملکی مسائل پر حکومت اور اپوزیشن میں مکمل ہم آہنگی ہے۔

○ آزاد کشمیر کے وزیراعظم سردار عبدالقیوم خان نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن کی محاذ آرائی سے دشمن کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔

○ اپوزیشن نے شکایت کی ہے کہ ٹی وی کے خبرنامہ میں ان کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے اس سے انکار کیا۔ انہوں نے کہا کہ کسی اخبار کے اشتہار بند نہیں کئے گئے۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ ۲۱۔ اگست ۱۹۹۴ء بروز اتوار دفتر الفضل میں تعطیل ہو گی۔ لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہو گا۔

قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینجر)

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش اینٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/10,000 ڈش 8 مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21۔ ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 355422 7235175

GOOD NEWS
WE ARE NO.1
ہمارا معیار ہی ہماری مقبولیت کی ضمانت ہے
مناسب قیمت میں بہترین ڈش اینٹینا
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 211274 رہائش 212487
بشارت احمد خان

اکسیر موٹاپا 30/-
ہمدرد نسواں (حبوب اٹھراء) 15/-
دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/-
زوجام عشق 600/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 30/-
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 15/-
سفوف اکسیر شوگر 30/-
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659